روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ - ۱۲ اخاء ۱۳۷۱ ہش - ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی قربان کردیں

"اللہ تعالیٰ کی رضا جنتوں کے حصول کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی قربان کرنے والا ہو۔ "خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی کو قربان کرنا" ہے تو یہ ایک چھوٹا سا فقرہ۔ لیکن اس میں وسعتیں بھی بہت ہیں۔ اور اس کا کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ جب تک انسان ہر وقت چوکس اور چوکنا نہ رہے وہ ہوائے نفس کی ذلتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم مقام خوف پر مضبوطی سے قائم رہ کر اپنے نفس کی گری ہوئی اور بدخواہشات سے ہمیشہ بچتے رہیں۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان پر جس قدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں۔ وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ تب تمام تکالیف، درد دور ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ دیکھو جب تم کسی کے گھر میں جاؤ اور گھر والا تم پر راضی ہو تو اس کے تمام نوکر تمہاری خاطر کریں گے اور تمہارے ساتھ ادب سے پیش آئیں گے۔ لیکن اگر تم آقا کو ناراض کر دو تو کوئی نوکر تمہاری پرواہ نہ کرے گا۔ بلکہ سب بے عزتی کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۵۲)

تم خدا تک پہنچنے کیلئے پورا زور لگاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے۔ کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہیے اور وہ اس میں روک بن سکے۔ خدا تعالیٰ سے دور لے جانیوالی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں۔ لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کے لئے پورا زور لگاؤ۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو۔ تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ ان کی خدمت کرو۔ ان کے حقوق ان کو دو کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم نہیں کر سکتی۔

پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم ہے۔ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے۔ وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا۔ اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی کسی اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا۔ کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ خدا پیار کرنا چاہے اور غیر اللہ میں سے کوئی ہستی اس پیار میں روک بن جائے۔ اس کائنات میں خدا نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اگر وہ خدا کا عبد بن جائے تو وہ ساری برکتیں اُسے مل جاتی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ بنے یعنی عباد الرحمٰن میں شامل نہ ہو تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ کسی اور کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کا جرم ہے تو اس نے نقصان اٹھانا ہے اور اگر کسی نے کچھ پانا ہے تو اس نے پانا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۷ء)

اعلان نکاح

عزیزہ مکرمہ سیدہ راضیہ صاحبہ بنت مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب ولد مکرم غلام محمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ بعوض حق مہر مبلغ ۸۰۰۰ روپیہ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو بعد عصر ایوان محمود ربوہ میں مکرم

باقی ص ۸ پر

شکریہ احباب کرام

محترم ایم اے شکیل صاحب اپنے بیٹے عزیز یاسر احمد کے کامیاب علاج کے بعد بخیریت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ حضرت مہر آپا صاحبہ اس بارے میں اطلاع دیتے ہوئے تمام احباب کرام کا شکریہ ادا کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ یہ شفا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے بعد تمام احباب کرام کی مجموعی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ اپریشن خاصا نازک تھا اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور عزیز یاسر احمد کو صحت عطا فرمائی۔

عزیز یاسر کی صحت وتندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم عبدالباسط خان صاحب ابن مکرم عبدالمنان خانصاحب کا نکاح ۱۶ جولائی ۱۹۹۲ء کو عزیزہ شازیہ خلیل بنت خلیل الرحمن صاحب سے مکرم منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ نے بعوض پچپن ہزار روپے حق مہر بمقام حسین آباد پشاور میں پڑھا۔ بعد ازاں دعا کرائی اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

۱۸ جولائی کو احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں عزیزوں اور سلسلہ کے بزرگوں نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے بعد مکرم محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔

دلہن مکرم عبدالرحیم خانصاحب آف خوست کی پوتی اور مکرم حمید الرحمن صاحب کیلیفورنیا کی بہن ہیں۔ دولہا حضرت عبدالمغنی خان صاحب کا پوتا ہے اور سید اقبال حسین شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲- اخاء ۱۳۷۱ ہش — ۱۲- اکتوبر ۱۹۹۲ء

مریضوں کی امداد

انسان سوچتا ہے۔ اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی۔ اور چیزوں، باتوں اور حالات کو ایک دوسرے پر منطبق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ غریب کو دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ آج دوسرا شخص غریب ہے کل میں بھی غریب ہو سکتا ہوں۔ میری دولت بھی مجھ سے چھن سکتی ہے۔ اور یہ احساس اس میں ہمدردی کے جذبات پیدا کر دیتا ہے اور وہ اس غریب کی امداد پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ انسان خود کبھی بھوکا ہوتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ جو میری حالت ہے یہی کسی اور بھوکے شخص کی بھی ہوگی اور وہ اسے کھانا کھلانا چاہتا ہے۔ جیسے وہ بھوکا سمجھتا ہے۔ یا جو بھوکا شخص اس سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ انسانی فطرت ہماری اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ جو کچھ اوروں پر بیتتی ہے وہ ہم پر بھی بیت سکتی ہے۔ یا جو ہم پر بیت رہی ہے جب اوروں پر بیتتی ہے تو ان کو بھی وہی تکلیف درپیش ہوتی ہے جو ہمیں درپیش ہے۔

اسی طرح جب کوئی صحتمند شخص کسی بیمار کو دیکھتا ہے تو اسے اس پر ترس بھی آتا ہے اور اس کی مدد کو دل بھی چاہتا ہے۔ یہ بھی اسی جذبے کے تحت ہوتا ہے۔ دوسرے کو تکلیف میں دیکھ کر انسان اپنے آپ کو اسی تکلیف میں تصوّر کرتا ہے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص اگر آپ کسی ہسپتال میں جائیں تو یوں لگے گا کہ دنیا یہیں اُمڈ کر آگئی ہے۔ وہاں کوئی تکلیف سے کراہ رہا ہے اور کوئی اپنی غربت کا رونا رو رہا ہے کہ کاش وہ اچھی دوائیں حاصل کر سکتا۔ وہاں بھی انسان کا دل پسیج جاتا ہے۔

جیسے بھوکے کو روٹی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بیمار کو دوائی کی۔ بھوکے کی روٹی کا انتظام کرنے کو جی چاہتا ہے تو مریض کیلئے دوائی کا مہیّا کرنا بھی ایک خواہش بن کر اُبھرتا ہے۔ غالباً کہا جا سکتا ہے کہ بھوکے سے زیادہ مریض کی حاجت کا پورا کرنا لازمی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم میں سے بہت سے دوست مریضوں کی اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے غرباء فنڈ میں رقوم جمع کرواتے رہتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو شفا عطا کرے۔ اور سب کو صحت سے رکھے اور ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مریضوں کی امداد کے لئے وہ سب کچھ کریں جو کرنے کی ہمیں استطاعت ہے۔ ہسپتال کو عطیہ دیجئے۔

کون سے سنگھم پہ آ ٹھہرے ہیں آپ
آپ نے کس موڑ کو منزل کہا
سو گئے خرگوش کی مانند آپ
اور مَیں چلتا رہا - چلتا رہا

ـــــ ابوالاقبال

O

گھڑ لئے نفسِ ستمگر نے بہانے کتنے
بے سبب ظلم کئے ہم نے نجانے کتنے

نہ تو فرعون ہی باقی ہے نہ ہامان و یزید
گم ہوئے قعرِ مذلّت میں نجانے کتنے

اُن کی تعداد بھی ہے اہلِ ستم کو معلوم
امتحاں پاس کئے اہلِ وفا نے کتنے

زلفِ گیتی کا نکلنا تھا نہ نکلا کوئی خم
ہوئے ناکارہ اسی شغل میں شانے کتنے

اُس کے معصوم یتیموں کا کیا کس نے خیال
لاش پر بیٹھ گئے اَشک بہانے کتنے

لعلِ توحیدِ خدا، حُبِ نبیؐ کے موتی
دل کی گہرائی میں ہیں دفن خزانے کتنے

یہ گل و لالہ و نرگس، یہ مہ و مہر و نجوم
کتنے انساں نے بنائے ہیں خدا نے کتنے

کتنے مایوس مریضوں نے شفا پائی ہے
معجزے ہم کو دکھائے ہیں دُعا نے کتنے

اہلِ حق اُن کی جسارت پہ ہیں حیران سلیمؔ
اہلِ باطل نے بنائے ہیں فسانے کتنے

سلیمؔ شاہجہانپوری

اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) فرماتے ہیں:-

"انسان کا تعلق اگر مالک سے ہو جاوے تو مملوک اسے کچھ دُکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام خدمت گار بن جاتے ہیں اس لئے تم بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تاکہ تم کو کوئی دُکھ نہ دے اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے گی۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۵۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

طلب گار گردی بہ صدقِ دلی
بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلی!

سچّے دل سے اس کا طلب گار ہو جائے اور خواب میں بھی اس سے غافل نہ رہے

نگیری دمی استراحت ازاں
مگر چوں زِ حق بازیابی نشاں!

اس کے بغیر تُو ایک دَم بھی چَین نہ پائے یہاں تک کہ خدا کا نشان پا لیوے

اجل بر سرت، ہستی ات چوں حباب
تو زیں سان سر اندر نہادہ بخواب

مَوت تیرے سَر پر ہے اور تیری ہستی حباب کی مانند ہے مگر تُو اسی طرح نیند میں مدہوش ہے

بآباؤ اجداد پیشیں نگر
کہ چُوں در گذشتند زیں رہگذر

اپنے پچھلے باپ دادوں کو دیکھ کہ وہ کس طرح اس دنیا سے گذر گئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے کے لئے چاہتے ہیں کہ انسان سچّے دل سے اس کا طلب گار ہو جائے اور کسی حال میں بھی اس کی ہستی اور اس کی قدرت سے غافل نہ رہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہ خیال اس طرح دل میں سما جائے کہ گویا تو اس خواب میں بھی اللہ تعالیٰ ہی کا خواہاں نظر آئے اور اگر انسان صدقِ دل سے خدا کی طرف اپنی توجہ کو موڑ دے تو اسے اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک کہ اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس نے خدا کو پالیا ہے اور خدا کو پالینے کی سب سے بڑی علامت یہ ہونی چاہیئے کہ خدا بھی اس سے پیار کرنے لگے۔ کیونکہ اگر انسان اپنی طرف سے یہ دعویٰ کرنا چاہے کہ اس نے خدا کو پالیا ہے تو اس کا وہ کوئی ثبوت مہیّا نہیں کر سکتا لیکن جب خدا کی توجہ انسان کی طرف پھرتی ہے تو وہ انسان کے لئے ایسے ایسے کام کرتا ہے کہ لوگوں کو بھی اس بات کی سمجھ آجاتی ہے کہ اس انسان کا خدا سے تعلق ہے۔ اور وہ خود بھی سمجھ لیتا ہے کہ میں نے واقعی خدا کو اس طرح پالیا ہے کہ اب یہ محبت یک طرفہ نہیں بلکہ دو طرفہ ہے۔

اس سلسلے میں حضور ہمیں یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ جو کچھ کسی نے کرنا ہے وہ جلد از جلد کرنے کی کوشش کرے یعنی ہر وہ نیکی جو وہ کر سکتا ہے اس میں کسی طرح بھی تاخیر نہ ہونے دے۔ حضور فرماتے ہیں کہ انسان عام طور پر نیند میں مدہوش رہتا ہے اسے یہ خیال ہی نہیں آتا کہ زندگی چند روزہ ہے اور نہ صرف زندگی چند روزہ ہے بلکہ ایک حباب کی مانند ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حباب کب پھٹ جائے۔ اور انسان کو موت آجائے۔ حضور فرماتے ہیں کہ تو اپنے آباؤ اجداد کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح اس دُنیا سے گذر گئے۔ یعنی اسی طرح تُونے بھی اس دُنیا سے گذر جانا ہے اور اگر تجھے اپنے باپ دادا کی طرف دیکھنے سے اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ تیری زندگی عارضی ہے اور نہیں معلوم کب تُو اس سے محروم ہو جائے گا تو یقیناً تُو ہر وقت خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہے گا اور خدا کو پا بھی لے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم صدقِ دل سے اس کے طلبگار ہو جائیں اور اس کو اس طرح پالیں کہ نہ صرف ہم اس کے ہو جائیں بلکہ وہ بھی ہمارا ہو جائے اور ہم اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے ہر وہ نیکی جس کی ہمیں استطاعت ہے جلد از جلد کرنے کی کوشش کریں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تقدیر کی بات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو تمام قسم کے معجزات کی جامع ہے۔ آپؐ کی زندگی میں بھی اس قسم کی تقدیر کی بہترین مثالیں پائی جاتی ہیں۔ آپ ایک دفعہ ایک جنگ سے واپس آرہے تھے۔ راستہ میں ایک جنگل میں دوپہر کے وقت آرام کرنے کیلئے ٹھہر گئے۔ تمام صحابہ ادھر ادھر بکھر کر سو گئے کیونکہ کسی قسم کا خطرہ نہ تھا۔ آپؐ بھی اکیلے ایک جگہ لیٹ گئے کہ یکدم آپ کی آنکھ کھلی اور آپؐ نے دیکھا کہ ایک اعرابی کے ہاتھ میں آپؐ کی تلوار ہے اور وہ آپؐ کے سامنے تلوار کھینچے کھڑا ہے۔ جب آپؐ کی آنکھ کھلی تو اس نے دریافت کیا کہ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے کہا۔ خدا
آپؐ کا یہ کہنا تھا کہ اعرابی کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ اس وقت اگر ساری دنیا بھی کوشش کرتی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار نہ گرے تو کچھ نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ انسان کو وہاں تک پہنچنے تک دیر لگتی۔ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی کچھ نہ کر سکتا تھا۔ ایسے خاص اوقات میں اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے لئے خاص تقدیر جاری ہوتی ہے۔ اس اعرابی کے لئے جس کا دماغ صحیح تھا اور جو ارادہ رکھتا تھا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مارے۔ خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر نازل ہوئی کہ اس کا ہاتھ نہ ہلے اور وہ نہ ہلا۔ یہ ایک تقدیر تھی جو ایک خاص وقت ایک خاص شخص کے ایک عضو پر جاری ہوئی۔ لیکن کیا ایسی تقدیروں کے ہوتے ہوئے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ انسان مجبور ہے۔ یہ تقدیریں ہیں لیکن باوجود ان کے انسان مجبور نہیں ہے بلکہ قابلِ مواخذہ ہے کیونکہ یہ تقدیریں ہمیشہ جاری نہیں ہوتیں بلکہ خاص حالتوں میں جاری ہوتیں اور ایسی کوئی تقدیر جاری نہیں کی جاتی جس کے سبب سے انسان مجبور قرار پاسکے۔ اور عقاب و ثواب کے دائرہ سے نکل جائے۔

ایک دوسری مثال اس قسم کی تقدیر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں اور بھی ملتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب عرب کے لوگوں نے اجتماع کر کے وہ حملہ کیا جو غزوہ احزاب کہلاتا ہے تو اس سے پہلے یہود سے آپؐ کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ کہ اگر کوئی دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو یہود اور مسلمان مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اس موقعہ پر ان کا فرض تھا کہ مدد کرتے لیکن انہوں نے اس کے برخلاف آپ کے دشمنوں سے یہ منصوبہ گانٹھا کہ باہر مردوں پر تم حملہ کرو اور شہر میں ہم ان کی عورتوں اور بچوں کو مار ڈالیں گے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لڑنے کے لئے گئے تو کفار نہ لڑے۔ واپس آکر آپ نے یہود سے پوچھا کہ بتاؤ اب تمہاری کیا سزا ہونی چاہیئے۔ ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا رحیم کریم انسان سزا دیتا تو وہی دیتا جو (ـــ) کے ذریعے اس نے مکہ والوں کو دی تھی۔ یعنی معاف کر دیتا۔ مگر انہوں نے کہا ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ یہ بات معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے ہی ان کے مُنہ سے جاری کروائی کیونکہ ان کو سالہا سال کا تجربہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمنوں سے نہایت نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے دریافت کیا گیا کہ تم کس کی بات مانو گے تو انہوں نے حضرت سعدؓ کا نام لیا۔ جب سعدؓ سے دریافت کیا گیا کہ ان کو کیا سزا دی جائے تو انہوں نے کہا کہ ان کے جتنے تلوار اٹھانے والے جوان ہیں سب قتل کئے جاویں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہود کی زبان پر کیوں یہ تقدیر جاری کی گئی۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان کے رحم اور ان کے مقام کی وجہ سے یہ تقدیر جاری نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس کے جاری ہونے کا یہ مطلب ہوتا کہ آپؐ کا دل سخت ہو جاتا مگر کافروں کی زبان پر جاری ہو سکتی تھی کیونکہ ان کے دل پہلے ہی سخت تھے۔ پس یہ تقدیر انہیں کے مُنہ سے اس طرح جاری کرائی کہ ہم تیری بات نہیں مانتے بلکہ فلاں کی بات مانتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ دونوں تقدیریں جو اعمال پر یا زبان پر جاری ہوتی ہیں۔ یہ شرعی اعمال میں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ قیامت کے دن شرعی اعمال کی پرسش ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جبراً حضرت عمرؓ سے نمازیں نہیں پڑھوائیں۔ مگر جبراً کیا تو یہ کیا کہ زبان پر جاری کر دیا کہ "ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ"۔ اسی طرح خدا نے یہود کے متعلق یہ نہیں کہا کہ جبراً ان کو نماز سے روک دیتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے دیتا بلکہ صرف ایک سیاسی معاملہ میں جزا کے عمل کے متعلق "تقدیر" نازل کی تو یہ "تقدیر" شرعی اعمال پر جاری نہیں ہوتی بلکہ ان اعمال میں ہوتی ہے جن میں کوئی بھی عمل ہو اس سے انسان شرعی سزا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

ڈاکٹر نیلسن منڈیلا

افریقن نیشنل کانگریس اے این سی کے سربراہ ڈاکٹر نیلسن منڈیلا جو پاکستان کے دورے پر تشریف لائے ہوئے تھے نے گذشتہ روز اخباری نمائندوں سے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ بھارتی اور پاکستانی رہنما کشمیر کے متنازعہ مسئلے کو جو خاصا جذباتی ہو چکا ہے گفت و شنید کے ذریعے حل کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں دونوں ملکوں کی لیڈر شپ پر اعتماد ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ دونوں ملک گفت و شنید کے ذریعہ اس جذباتی مسئلے کا حل تلاش کر لیں گے۔

یہ بات آپ نے راولپنڈی میں ہفتہ کے روز ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہی۔ آپ سے اس موقعہ پر سوالات بھی پوچھے گئے۔ جن کے جواب میں آپ نے کہا کہ ہمیں اس بات پر اعتماد ہے کہ ان دونوں ملکوں میں ایسے افراد موجود ہیں جو موقعہ اور محل کے مطابق بات کر سکتے ہیں۔ اور اپنے اختلافات کو دور کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ان دونوں ممالک کی لیڈر شپ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے تو اقوام متحدہ یا کسی اور عالمی تنظیم کو آگے بڑھ کر یہ مسئلہ حل کروا دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو دونوں ملکوں پر مثبت رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

افریقن نیشنل کانگریس کے صدر نے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں جنہوں نے نہ صرف ایشیا کو بلکہ بہت سے دیگر ممالک کو بھی آزادی دلوانے میں خاصا اہم کردار ادا کیا۔ ان کے خیالات نے دوسرے ممالک کے باشندوں کو متاثر کیا جنہوں نے انہی خطوط پر چل کر کامیابی حاصل کی۔

اگرچہ انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق یہ مسئلہ حل کیا جائے۔ لیکن یہ ضرور کہا کہ غالب اکثریت کی رائے کا احترام کیا جانا چاہیئے۔ جب ان سے امریکہ کے تجویز کردہ نظام نو پر بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہ بات پریشان کن ہے کہ یورپ اور امریکہ اس ساری سکیم کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ یہ بات ہم سب کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم حقیقتاً نہیں جانتے کہ اس کے فوائد کیا ہوں گے۔ اور اگر کچھ نقصانات ہیں تو ان سے کس طرح لوگ متاثر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یورپین ممالک کی اکثریت ایسی ہے جنہوں نے افریقن نیشنل کانگریس کے پروگراموں کے لئے کوئی مالی امداد نہیں دی۔ جب ہم یورپ جاتے ہیں تو وہاں سے خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑتا ہے۔ سوائے سکنڈے نیویا کے دو ممالک کے۔ لیکن ڈاکٹر منڈیلا نے اس بات سے اتفاق کیا کہ سابق سیکرٹری آف سٹیٹ برائے امریکہ ہنری کسنجر جن کا خیال یہ ہے کہ نظام نو میں سب سے اہم کردار جاپان کا ہوگا۔

نیلسن منڈیلا / نشانِ پاکستان

گذشتہ ہفتہ کے روز پاکستان کے قائمقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے دورے پر آئے ہوئے ڈاکٹر نیلسن منڈیلا کو ایوان صدر میں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز "نشان پاکستان" پیش کیا۔ یہ اعزاز انہیں ان کی جدوجہد کی داد و تحسین کے طور پر دیا گیا۔ ڈاکٹر منڈیلا نے جو جنوبی افریقہ کی نسل پرستی کی پالیسی کے خلاف ایک لمبے عرصے تک جدوجہد کی ہے اور وہ آج بھی جاری ہے وہ عالمی برادری میں خاصی قابل داد شخصیت سمجھی جاتی ہے۔

اس تقریب کے موقعہ پر وفاقی وزراء بیرونی ممالک کے سفارت کار فوجی سربراہ پارلیمنٹ کے اراکین اور دیگر سرکاری حکام نے شرکت کی۔ ایوارڈ کے سلسلے میں ان کے متعلق کہا گیا کہ ڈاکٹر نیلسن منڈیلا ایک مانے ہوئے رہنما ہیں جن کے پیروکار تین کروڑ ایسے انسان ہیں جو جنوبی افریقہ میں دباؤ کے ماتحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ انسانی برادری کی برابری کی علامت بن گئے ہیں۔ اور نو آبادیاتی نظام اور نسلی امتیاز کی پالیسی کی مخالفت کی ایک علامت سمجھے جاتے ہیں آپ کو ۲۷ سال تک جنوبی افریقہ کے قید خانوں میں رکھا گیا اور باوجود اس کے کہ وہاں ان پر دباؤ بھی ڈالے گئے اور مراعات کے بھی وعدے دیئے گئے۔ لیکن آپ نے اپنے اصولوں پر سودا بازی کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ انسانی برادری میں برابری اور وقار کے لئے ہمیشہ لڑتے رہے ہیں ناانصافیوں کے خلاف آپ نے آواز اٹھائی اور پسماندہ لوگوں پر جو دباؤ اور تناؤ ہے اسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آپ کو نہ صرف آپ کے لوگ بلکہ تمام دنیا کے آزادی پسند لوگ نہایت اہم شخصیت سمجھتے ہیں۔ آپ کا حوصلہ اور آپ کا اعتقاد اور اعتماد قابل داد ہے۔

جولان چوٹی کانفرنس

رابین جو اسرائیل کے وزیر اعظم ہیں چاہتے ہیں کہ جولان پہاڑیوں کا ایک حصہ شام کو واپس کر کے اس کے ساتھ صلح کر لی جائے۔ لیکن حافظ الاسد کی طرف سے یہ بیان جاری کئے گئے ہیں کہ جب تک جولان کی پہاڑیوں کا تمام علاقہ واپس نہیں کیا جاتا اس وقت تک کسی امن معاہدے کی توقع رکھنا عبث ہے۔ اب رابین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ شام کے ساتھ امن کی گفتگو کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ خود حافظ الاسد سے ملیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انہیں اس بات پر مائل کر لیں گے کہ امن کا آغاز تو ہونے دیا جائے۔ اگرچہ وہ جولان کے تھوڑے سے حصے کی واپسی کے بدلے میں ہی ہو بعد میں حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ اور کچھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ دوسری طرف اسرائیل کے نمائندوں نے یہ بیانات بھی داغے ہیں کہ وہ جولان کی پہاڑیوں کو مکمل طور پر کسی صورت بھی واپس کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ رابین نے اب جس خیال کا اظہار کیا ہے اس کی تہہ میں یہ بات ہے کہ حکومتوں کے حکام کے بیانات مسئلے کو حل نہیں کر سکتے۔ چوٹی کانفرنس کی ضرورت ہے۔ رابین اور حافظ الاسد کی ملاقات ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا جب تک اس طرح بلا واسطہ گفت و شنید نہ ہو اس وقت تک شام کو اس بات کا قائل نہیں کیا جا سکتا کہ امن کتنا ضروری ہے۔ جولان پہاڑیاں بھی اپنی جگہ ضروری سہی۔ لیکن امن ان سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ رابین اس کوشش میں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح حافظ الاسد سے ملاقات ہو جائے۔ اور دونوں رہنما ایک دوسرے کو سمجھانے کی کوشش کر کے دیکھ لیں۔ شائد اس طرح شام اور اسرائیل کے تعلقات بہتر ہو جائیں۔

تحریک جدید کے مطالبات
۱۹ - واں مطالبہ - دُعا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو جماعت کے سامنے جو مطالبات پیش کئے۔ ان میں درج ذیل مطالبات عمومی طور پر شامل تھے۔

احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے اپنی اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کیا جائے۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کی خدمت کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ ملازمین موسمی رخصتوں اور دیگر رخصت کے ایام کو دین کے لئے وقف کریں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

ان تمام مطالبات کے بعد آخری مطالبہ جو ترتیب کے لحاظ سے ۱۹ - واں مطالبہ تھا وہ دعا کا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے کاموں میں برکت دے۔"

(مطالبات تحریک جدید)

اسکے بارہ میں مزید فرمایا:۔

لولے لنگڑے اور مریض جو دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں۔ جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں۔ اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں۔ کاش ہمیں بھی طاقت اور ہمیں بھی صحت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین خدمت کرتے۔ اُن سے میں کہتا ہوں کہ اُن کیلئے بھی خدا تعالے کے دین کی خدمت کا موقع پیدا کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں:

ایک عزیز دوست جن کو چندہ دینے کی عادت نہ تھی۔ ایک دفعہ خاکسار نے ان کی طرف سے چندہ ادا کر کے رسید بھجوا دی۔ اور انہیں لکھا کہ میرے آپ عزیز دوست ہیں۔ میرے حلقہ امارت میں آپ رہتے ہیں۔ اور ہمارا ملنا جلنا ہے مجھے اچھا نہیں لگا کہ آپ کا نام نادہندوں میں ہو آپ کی طرف سے میں نے یہ تھوڑی سی رقم ادا کر دی ہے۔ تا آپ کا نام نادہندگان میں سے مٹ جائے۔

اس خط کا جانا تھا اور رسید کا ملنا تھا کہ آئندہ کے لئے وہ چندوں میں ایسے باقاعدہ ہوئے کہ نہ صرف شوق سے ادا کرتے بلکہ بروقت ادا کرتے۔ مزید براں ل کو کہنے لگے کہ آپ نے سمجھانے کا عجیب طریق نکالا ہے۔ زجر و توبیخ، ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے یہ بھی ایک ایسا طریقہ ہے جو بڑی آسانی سے سمجھ آسکتا ہے۔ اور مؤثر ایسا کہ جیسے تیر بہدف کہیں۔ اور تعلقات میں استواری مزید۔ احساس ہوتا ہے کہ امیر کو یا پریذیڈنٹ کو یا محصل کو میرے ساتھ کیسی ہمدردی ہے۔ اور اس طرح مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پیار و محبت کے جذبات بھی فروغ پاتے ہیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے جسے کئی تحریکوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خلوص سے اسے استعمال کر کے تو دیکھیں کیسے شاندار نتائج نکلتے ہیں۔ بات تو چھوٹی سی ہے لیکن کیسی مؤثر۔

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد تحریر فرماتے ہیں:

مکرم میجر منظور احمد صاحب کا ممنون ہوں کہ میری "ایک چھوٹی سی بات" متعلقہ بجلی (الفضل ۲۳ اگست ۹۲ء) کے حوالہ سے قارئین الفضل کو ساکٹ شو اور پلگ کے بارہ میں صحیح معلومات مہیا کیں (الفضل یکم اکتوبر ۹۲ء) اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں ابھی بہت چھوٹا تھا جب میرے والد صاحب محترم صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی بی ٹی نے مجھے پلگ اینڈ ساکٹ کے بارہ میں بتایا تھا اور جو بات مکرم میجر صاحب نے لکھی ہے اس کا مجھے علم تھا۔ لیکن میں نے عمداً پلگ اور شو اس کے مطابق لکھے جس طرح کہ بجلی کے کاریگر دکاندار اور عوام الناس سمجھتے اور کہتے ہیں۔ مکرم میجر صاحب نے خود ہی میری مجبوری بیان کر دی کہ دکاندار سے ساکٹ یا شو طلب کرو تو وہ پلگ دے دیتا ہے اور پلگ مانگو تو ساکٹ تھما دیتا ہے لہٰذا اگر میں ان کی ٹرمنیالوجی استعمال نہ کرتا تو بہت سے غلط فہمی کا شکار ہو جاتے اور بات سمجھانے کا مقصد فوت ہو جاتا۔

یہاں مجھے غلط العام یا غلط العوام الفاظ سے متعلق ایک لطیفہ یاد آیا جو مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے بیان کیا کہ ایک بہت سینیئر وکیل جو غالباً صدر بار ایسوسی ایشن بھی رہ چکے، کا بار میں لیکچر ہوا جس میں وہ وفات یافتہ شخص کے لئے متوفی کا لفظ استعمال کرتے رہے۔ بعد اختتام اجلاس مکرم مرزا صاحب نے ان سے کہا... صاحب! جب آپ وفات یافتہ کے لئے متوفی کا لفظ استعمال کرتے تھے تو مجھے بے اختیار ہنسی آجاتی رہی۔ صحیح لفظ متوفیٰ ہے (وفات یافتہ) متوفی کے معنے تو وفات دینے والے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ آپ بالکل ٹھیک فرماتے ہیں لیکن دیکھیں نا۔ متوفی بولنے پر تو اکیلے آپ ہنسے اگر میں متوفیٰ بولتا تو سارا بار ہی ہنستا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ جہاں معنے یکسر بدل جاتے ہوں وہاں صحت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے لیکن جب غلط العام سے مفہوم بدلنے کا امکان نہ ہو تو جس زبان میں عوام سمجھتے ہیں وہ لکھنے اور کہنے میں چنداں حرج نہیں۔ چنانچہ "شو" کی ٹانگوں (دین)، کا ذکر ہوا اور "پلگ" کی سوراخوں کا تو کوئی غلط فہمی نہیں ہوتی اور بات پوری سمجھ آجاتی ہے اور یہی مقصود گفتگو یا تحریر ہے۔ بہرحال یہ میری غلطی ہے کہ "چھوٹی سی بات" کے تحت اس خیال سے کہ بات لمبی نہ ہو جائے۔ وہ وضاحت نہ کر سکا جو محترم میجر صاحب نے احسن رنگ میں کر دی ہے اور اس کے لئے وہ قارئین کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمادے۔

آپ کا خط ملا

محترم عبدالسمیع نون صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

۴ نومبر ۱۸۹۶ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے رفیق خاص حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ یہ مکتوب حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے ہاں بیٹے کی پیدائش کے موقع پر تحریر کیا گیا تھا۔ یہ ایک پوسٹ کارڈ ہے۔ تحریر حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک کی ہے اصل پوسٹ کارڈ محترم مظہر صاحب کے پاس موجود ہے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے اس کی زیارت کی۔ فوٹو کاپی حاصل کر کے اس پر پلاسٹک کور چڑھا کر محفوظ کر لیا۔

یہ مکتوب ان تین مختصر جملوں پر مشتمل ہے "لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔ خدا تعالیٰ باعمر کرے۔"

اس متبرک دستاویز کا ایک ایک لفظ اپنے اندر کئی مبارک خبریں رکھتا ہے۔

اس وقت خدا کے فضل سے ۹۷ سال عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ السمیع مجیب ہر روز اپنی شان ظاہر کر رہا ہے۔ وہ طبعی عمر کے لحاظ سے بوڑھا مگر اپنے علم و حلم اور دانشمندی اور دانشوری اور نوع انسانی کے لئے دردمندی اور غم خواری کے جذبات کے لحاظ سے اور اپنی سوچ اور فکر کے اعتبار سے اب بھی جوان مرد ہے۔

میں آخری بار ۲۳ ستمبر کو مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوا۔ بہت نحیف اور کمزور لگے مگر آواز میں وہی شوکت اور دلداری کے وہی حسین انداز۔ میں زیادہ دیر بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن ایک غیر مرئی کشش نے گویا مجھے وہاں باندھ رکھا تھا۔ برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کے متعلق دریافت فرمایا تو میں نے ان کی علالت کا ذکر کیا۔ میرے لئے اور محترم ڈاکٹر حافظ صاحب کے لئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

نہایت ادب کے ساتھ احباب جماعت سے اس مبارک اور فیض رساں وجود کی صحت و عافیت اور مزید "باعمر" ہونے کے لئے دردمندی اور التزام کے ساتھ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عبدالستار خان

پینے کا پانی

دنیا کی نصف آبادی قریباً ۳ ارب انسانوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا نہیں ہے۔ گذشتہ دنوں جنیوا میں عالمی ادارہ صحت کے ۲۴ ماہرین کی میٹنگ میں بتایا گیا کہ گندہ پانی پینے کے نتیجے میں مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر پچیس ہزار انسان روزانہ ہلاک ہوتے ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں پانی کے صاف کرنے کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے لیکن ترقی پذیر ممالک پانی کو صاف کرنے کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

اول تو ان ممالک میں پانی کے وسائل کم ہیں دوسرے یہ کہ دیہی علاقوں میں گندے پانی کی نکاسی کا انتظام ناقص ہے۔ گندہ اور صاف پانی ساتھ ساتھ بہہ رہا ہوتا ہے جو پینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دریاؤں اور ندیوں میں بہنے والے پانی کو مختلف قسم کے جراثیم آلودہ کر دیتے ہیں جس کے استعمال سے ہیضہ، یرقان، اسہال ٹائی فائیڈ اور کئی قسم کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

پوری دنیا میں عالمی ادارہ صحت کے علاقائی دفاتر موجود ہیں۔ جہاں لوگوں کو پانی صاف کرنے کے بارہ میں رہنمائی کی جاتی ہے اس ادارہ نے عالمی سطح پر اپیل کی ہے کہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے مسلسل جدوجہد اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اور خصوصاً ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ایسے پانی سے واسطہ پڑتا ہے۔ جو جراثیم کش دواؤں اور کارخانوں سے نکلنے والے کیمیکلز سے آلودہ ہوتا ہے۔ سب سے خطرناک چیز پانی میں حد سے زیادہ سیسے کی آمیزش ہے جو جسم کے اعصابی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایسا پانی جو سیسہ سے بنے ہوئے پائپوں سے گزرتا ہے وہ کم عمر بچوں اور حاملہ عورتوں کے لئے خطرناک ہے۔ اس لئے پانی میں سیسہ کی سطح کو کم کرنا بھی ضروری ہے۔

دعا غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں،

"اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ ... کلام الٰہی کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

محترم عبداللطیف صاحب ستکوہی

ماہ دسمبر ۱۹۹۱ء میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں میرے نہایت ہی بزرگ دوست و ساتھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ملک صاحب موصوف بہت ہی خصوصیات کے مالک تھے۔ ان خصوصیات میں سے چند ایک کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی قادیان (ضلع گورداسپور) سے قریب موضع ستکوہا کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں ہی ان کے والد وفات پا گئے تو ان کے بڑے بھائی ملک عبدالحمید صاحب نے ہی ان کی خبر گیری اور پرورش کا فرض نبھایا۔ پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد وہ انہیں قادیان لے گئے۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کا شوق تو انہیں بہت تھا اس لئے وہاں مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا جہاں سے انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا۔

۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم کے بعد وہ نقل مکانی کر کے پاکستان آ گئے اور پہلے پہل کنجاہ ضلع گجرات میں Settle ہوئے۔ مگر جب لاہور میں کاغذ کا کاروبار شروع کیا تو یہاں ہی مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ان کی اولاد ۵ بیٹے اور ۴ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے کی اور ۲ بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ تادم حیات ملک صاحب کاغذ کی تجارت کرتے تھے۔ اور اب ان کی اولاد بھی اسی کام سے منسلک ہے۔

۱۹۸۵ء ماہ جولائی کا سخت گرم دن تھا جب خاکسار ملک صاحب سے ملنے آپ کی دکان واقعہ گنپت روڈ پر گیا۔ کریم کلر کی اچکن۔ سفید کپڑوں میں ملبوس۔ سرخ و سپید رنگ۔ مسکراتا چہرہ۔ سر پر نہایت قیمتی جناح کیپ علیک سلیک ہوئی۔ گلے لگا کر پیار کیا۔ میں نے بتایا کہ میری تقرری ماڈل ٹاؤن میں ہوئی ہے خوشی سے آنکھیں چمک اٹھیں اور جب تعارف کراتے وقت یہ بتایا کہ میرے نانا جان محمد حیات صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے تو ایک بار پھر کھڑے ہوئے اور گلے لگا لیا۔ یہ بات آپ کی خادمان سلسلہ کے ساتھ غیر معمولی محبت کی پیش خیمہ تھی۔ اور بعد میں میں نے دیکھا کہ ہر خادم سلسلہ جو بھی مرکز سے آتا آپ اس کی ضرور تواضع فرماتے اور اگر گھر پر نہ لے جا سکتے تو کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دیتے۔ آپ ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ تمام جلسوں کے لئے انتھک محنت کرتے۔ ہر حلقے کے ہر صدر صاحب کے پاس پہنچتے۔ اشتہارات تیار کر کے جگہ جگہ چسپاں کرواتے۔ اور حاضری کو ممکن حد تک بڑھانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ اور پھر یہی نہیں تربیتی دورے بھی کرتے رہتے۔ علاقہ لاہور کی تمام جماعتوں میں وقتاً فوقتاً باوجود کاروباری مصروفیات کے وقت نکال کر دورے کرتے۔ خاکسار کو بھی آپ کے ساتھ بہت سے گاؤں میں جانے کا موقع ملا۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہر ماہ ایک یا دو بار ضرور اتوار کو دورہ پر جاتے۔ ایک بار تو لطیفہ ہی ہو گیا۔ مجھے ٹیلیفون پر کہا کہ میں شام کو دکان پر آ جاؤں اور وہاں سے ہم اکٹھے ہانڈو گوجر جائیں گے۔ چنانچہ خاکسار معینہ وقت پر دکان پر پہنچا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ آیا آج ہانڈو گوجر میں کوئی جلسہ ہے؟ یا کسی سے ملنا ہے؟ کہنے لگے گاؤں سے چند دوست آئے تھے کہ ہم ان کے ہاں آئیں۔ سوال جواب کی مجلس ہو گی۔ خیر مکرم ملک صاحب نے ۷½ بجے شام دکان بند کی۔ پھر کہنے لگے اب میرے پاس کچھ رقم ہے ہم اسے پہلے گھر چھوڑیں گے۔ پھر جائیں گے۔ چنانچہ ہم دوبارہ ماڈل ٹاؤن آئے اور پھر ہانڈو گوجر روانہ ہوئے۔ رات ۱۰ بج چکے تھے۔ گاؤں میں گھپ اندھیرا۔ حویلی میں پہنچے جہاں اکثر تقاریب ہوا کرتی تھیں۔ بندہ نہ بشیر احمدی دوست کے گھر گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ دوست باہر آئے علیک سلیک ہوئی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ملک صاحب ہم نے تو آپ کو ہفتہ کی شام کا کہا تھا۔ اور آج جمعرات کی شام ہے۔ کہنے لگے میں ہی بھول گیا۔ چنانچہ بغیر کسی میٹنگ کے ہماری واپسی ہوئی۔

مرکز سلسلہ کے ساتھ محبت و پیار وارفتگی کی حد تک تھا۔ ہر ماہ ایک (۱) ضرور ربوہ جا کر پڑھتے۔ اور حضرت امام کے ساتھ محبت و لگاؤ کا اندازہ تو آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ جب سے حضور انور لندن تشریف لے گئے ہیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ لندن پر ضرور حاضر ہوتے رہے۔ باوجود گھٹنوں میں تکلیف کے جلسہ پر حاضر ہوتے اور چند دن رہ کر واپس آ جاتے۔

اسی طرح قادیان کے جلسہ پر بھی حاضر ہوتے رہتے۔ یعنی کوئی موقع ثواب کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ علاوہ چندہ جات کے غریبوں اور ضرورتمندوں کی بھی دل کھول کر خدمت کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کہنے لگے کہ آؤ میں آپ کو اپنا ننھیالی گاؤں کنجاہ دکھا کر لاؤں۔ چنانچہ ہم ... فجر کے بعد بذریعہ کار گجرات اور پھر کنجاہ پہنچے۔ تمام پرانے گھر دکھائے اور ساتھ ساتھ بتلاتے جاتے کہ کس طرح آپ نے بچپن کے ایام یہاں گذارے۔ مکرم محمد صادق صاحب سماٹری کا بھی ذکر خیر آیا۔ بعد دوپہر جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ اب آپ میرے آبائی گاؤں "گولیکی" کو بھی دیکھنے چلیں۔ کہنے لگے ضرور۔ یہ تو بہت ہی اچھا موقع ہاتھ آیا ہے۔ چنانچہ ہم گولیکی پہنچے۔ وہاں کے دوستوں سے ملے۔ بعد میں میرے چچا جان چوہدری فضل احمد صاحب کے ہاں جا کر دوپہر کا کھانا کھایا اور واپسی ہوئی۔ یہاں ایک عجیب واقعہ گذرا۔ وہ یہ کہ جب واپسی کے لئے ہم کار کے پاس پہنچے تو دیکھا چھوٹے چھوٹے ۵-۱۰ بچے کار کے پاس کھڑے ہیں۔ ملک صاحب کہنے لگے مربی صاحب آپ یہاں ٹھہریں۔ میں ان بچوں کو ذرا چکر لگوا کر لاتا ہوں۔ چنانچہ تمام بچے کار میں بیٹھ گئے اور آپ انہیں لے گئے۔ بعد میں کہنے لگے کہ یہ بچے اس سیر کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ اور ہمیشہ یاد کیا کریں گے۔ کہ ایک صاحب نے ہمیں اپنی کار میں سیر کرائی۔ یہ آپ کی بچوں سے محبت کی ایک زندہ مثال تھی۔ اور واقعہ ایسا ہی ہوا۔ خاکسار ۱۹۹۱ء میں جب رخصت پر پاکستان گیا۔ اور گھر میں جانے کا بھی موقعہ ملا۔ تو ان بچوں میں سے ایک بچہ جو اب ۱۳، ۱۴ سال کا تھا کہنے لگا ملک صاحب نہیں آئے جنہوں نے ہمیں سیر کرائی تھی۔

ملک صاحب سے میری آخری ملاقات لاہور میں ہی ہوئی۔ میں بچوں کے ساتھ لاہور گیا تھا۔ گھر پر بلا کر خوب تواضع کی اور پرانی یادوں کو تازہ کیا۔ اب یہ بابرکت وجود جو کہ ماڈل ٹاؤن کی رونق تھا اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

ملک صاحب کی آواز خدا کے فضل سے بہت بلند تھی۔ لاؤڈ سپیکر کی ضرورت نہیں ہوا کرتی تھی۔ اب آخری عمر میں گلے میں خرابی کی وجہ سے ذرا دھیمی ہو گئی تھی۔ لیکن پھر بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کے نعرے بہت بلند ہوتے تھے۔ ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر خاکسار ایک دن دیر سے پہنچا۔ خاکسار نے ملک صاحب کو تلاش کرنا شروع کیا۔ دو تین دوستوں سے پوچھا مگر وہ نہ بتا سکے۔ بہرحال جلسہ گاہ میں ادھر ادھر دیکھا۔ نہ ملے۔ سوچا کہ ابھی حضور انور کی آمد ہو گی تو ملک صاحب کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ چند منٹ بعد حضور انور جب تشریف لائے تو احباب نے جوش محبت میں نعرے لگائے تو ملک صاحب کے نعروں کی آواز نے مجھے ان تک پہنچا دیا۔

ملک صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے بڑی تنگی کے اوقات بھی گذارے ہیں۔ لیکن اب خدا نے اتنا دیا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اور یہ سب ملک صاحب کی امانت داری۔ سچائی اور سادگی کا نتیجہ تھا کہ تجارت کو چار چاند لگتے چلے گئے۔ اب یہ سارا کاغذ کا کاروبار آپ کی اولاد کے پاس ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اسی طرح امانتداری و دیانتداری سے تجارت کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ملک صاحب کی کمی تو کافی دیر تک محسوس ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

کا مستحق نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر شرعی اعمال پر تقدیر جاری ہو۔ جبراً چوری کروائی جاوے یا نماز پڑھوائی جاوے تو پھر سزا یا انعام کی جگہ نہیں رہتی بلکہ سزا کا دینا ایسے حالات میں ظلم ہو جاتا ہے جس سے خدا تعالیٰ پاک ہے۔

(یہ اقتباس اس تقریر کا حصہ ہے جو حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۹۱۹ء میں جلسہ سالانہ میں فرمائی)

بقیہ: صد ۴ سے آگے

کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں

(مطالبات تحریک جدید)

تحریک جدید کی مالی قربانی میں تو دوست حصہ لیتے ہی رہتے ہیں تاہم اس مطالبہ کو بھی پیش نظر رکھا جائے اور دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یوم تحریک جدید

۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ لجنات بھی اس دن مردوں کے ساتھ مل کر یا الگ اپنے طور پر اس دن کو منائیں)۔ مطالبات تحریک جدید پر مضامین پڑھیں خاص طور پر سادہ زندگی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت۔ راستوں کی صفائی کا خیال اور قومی دیانت کا قیام۔

مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ اپنی مساعی کی رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اکتوبر کی رپورٹ میں ضرور دیں۔ شکریہ

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۸۵ میں کوثر ناہید بنت مکرم پروفیسر محمد شریف خالد ایڈووکیٹ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۱ دارالصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۲-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زنجیر مالیتی /۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ملے رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ کوثر ناہید بنت مکرم پروفیسر محمد شریف خالد ایڈووکیٹ ۲/۲۱ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شفقت رسول وصیت نمبر ۲۳۹۰۰ ۲/۲۱ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد شریف خالد ایڈووکیٹ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۸۶ میں محمود احمد خالد ولد شریف احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونگ P.O. خاص ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد خالد طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طارق جاوید وصیت نمبر ۲۶۵۹۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد بھٹی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵

مسل نمبر ۲۸۵۸۷ میں فائزہ ارم بنت حمید احمد خالد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۸۱ تحریک جدید ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فائزہ ارم کوارٹر نمبر ۸۱ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حمید احمد خالد وصیت نمبر ۱۵۶۳۰ والد موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالرزاق وصیت نمبر ۱۵۰۰۷۔

مسل نمبر ۲۸۵۸۸ میں چوہدری محمد حسین ولد چوہدری نتھو خان قوم باجوہ پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۴۳ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲/۴۳ فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی /۸۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۴۵ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد حسین ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۲/۴۳ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک منظور احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۸۹ میں فریدہ مسعود علوی بنت مسعود احمد علوی قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۶-۳۷ B شیٹ نمبر ۲۵ ماڈل کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۲ تولہ ۲ ماشہ مالیتی /۵۹۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فریدہ مسعود علوی ۳۷-۳۸-B شیٹ نمبر ۲۵ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالمالک خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مسعود احمد علوی والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۰ میں حفیظہ بیگم زوجہ ڈاکٹر شریف احمد راجوری قوم ۔۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نزد احمدیہ بیت الذکر کنری ضلع میرپور خاص۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ /۳۴۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ایک تولہ آٹھ ماشہ مالیتی /۵۰۰۰ روپے (۳) سلائی مشین پرانی مالیتی /۳۰۰ روپے (۴) نقد /۶۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد /۱۴۳۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۱: اکتوبر: موسم معتدل ہو رہا ہے۔ تاہم تیز دھوپ گرمی کا احساس تازہ رکھتی ہے۔

○ آج واپڈا کی پیشگی اطلاع کے بموجب صبح ۱/۲ ۷ بجے سے بجلی بند ہے۔

○ کل یعنی ۱۳ اکتوبر کو پھر صبح ۱/۲ ۷ بجے سے تین بجے شام تک بجلی بند رہے گی۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بوسنیا ہرزے گووینیا پر اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں کی پروازوں کے سوا باقی تمام فوجی ہوائی جہازوں کی پروازوں کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق یہ پابندی فوری طور پر لاگو ہو گئی ہے۔ سلامتی کونسل نے کہا کہ اس پر عمل کرانے کے لئے وہ مزید کارروائی کرے گی۔

○ ۱۹۸۴ء میں گولڈن ٹمپل پر بھارتی فوج کے حملے کے وقت بھارتی فوج کے سربراہ جنرل ویدیا کے دو سکھ قاتلوں کو پھانسی دیئے جانے کے بعد بھارتی پنجاب میں سخت کشیدگی پھیل گئی ہے۔ فوج اور سکھوں میں مسلح جھڑپیں ہوئیں جن میں ۵ فوجیوں سمیت ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ صوبہ بھر میں مکمل ہڑتال رہی۔

○ ہندوستان کے صوبہ ناگالینڈ میں چھاپہ ماروں کے حملہ سے ۴ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۱۳ فوجی زخمی ہوئے

○ جنوبی افریقہ کے صدر ڈی کلارک نے نسلی امتیاز کی پالیسی پر معافی مانگ لی ہے۔

○ بھارتی صوبے کیرالہ میں شدید بارشوں کی وجہ سے ۳۳ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا امدادی کاموں کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

○ بھارتی فوج نے اسلحہ کی تلاش کے بہانے کشمیری شہداء کی قبریں مسمار کر دیں جس سے تمام وادی میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ احتجاجی مظاہرے ہوئے اور مکمل ہڑتال ہوئی حریت پسندوں نے ۷ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

○ سربیا نے بوسنیا کے قصبہ گراویک پر بمباری کر کے اس کو تباہ کر دیا ہے اس حملے میں ۱۴ افراد ہلاک اور ۳۸ زخمی ہوئے۔ سربیا نے یہ حملہ اس پر جنگی پروازوں کی پابندی سے کچھ گھنٹے پہلے کیا۔

○ امریکہ کے خصوصی ایلچی برائے افغان امور پیٹر تھامسن نے کہا ہے کہ پڑوسی ممالک افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔

○ کابل ریڈیو کے مطابق حزب اسلامی کے رہنما گلبدین حکمت یار نے حکومت میں شامل ہونے کی رسمی درخواست کی ہے۔ حکمت یار نے ایک خط میں لکھا ہے کہ انہیں حکمران قیادی شوریٰ میں شامل کیا جائے۔

○ کابل سے ملیشیا کے انخلاء کی ڈیڈ لائن میں توسیع کر دی گئی ہے۔ ملیشیا کی نگرانی کے لئے عبوری حکومت اور حزب اسلامی کے مشترکہ کمیشن کے قیام پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

○ ایران نے بوسنیا کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مسلح انقلابی فوج بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کیا اور بعد میں رخصتانہ پر اسی وقت دعا بھی کرائی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب فرما دے۔

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حفیظہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد راجوری نزد احمدیہ بیت الذکر گنری ضلع میرپور خاص۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالسمیع بھٹی وصیت نمبر ۱۴۸۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر شریف احمد راجوری خاوند موصیہ وصیت ۲۷۳۲۳۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب نمائندہ الفضل جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر گھر پہنچیں۔
"مینیجر الفضل"

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۷۱ ــ ۶۰۶

وارئیر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وارئیر کی فخریہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وارئیر کی معیاری مصنوعات

○ وارئیر فینائل ○ وارئیر آئل سپرے
○ وارئیر انسکٹ کلر پوڈر ○ وارئیر اینٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وارئیر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بہائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ...... مقدار میں پورا
کرے ایک وقت میں تین کام
دھوئے بھی ــــ چمکائے بھی ــــ کپڑوں کو مہکائے بھی

"بہائی سوپ"

وارئیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (فیصل آباد)

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی مشتمل بر چار بیڈ روم اٹیچڈ باتھ۔ سٹڈی روم۔ ڈرائنگ۔ ڈائننگ۔ دو برآمدے۔ راہداری۔ بر رقبہ سوا کنال۔ بجلی۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون واٹر سپلائی کی سہولیات موجود ہیں۔ بر لب سڑک دارالبرکات ربوہ میں برائے فوری فروخت ہے۔

برائے رابطہ:۔ لئیق احمد عابد
۲۵/۱۱ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون ۶۲۸

مفید اور مؤثر دوائیں

تریاق اٹھرا
فی ڈبی ۱۵/- مکمل کورس ۷۵/- روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کی مشہور گولیاں ۶۲۵/- اور ۱۰۰/- روپے
زدجام عشق
فیس گولی ۳۰۰/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ